دل کے والو کی تبدیلی کی لازمی ضرورت درپیش ہے

دوقسم کے والوز دستیاب ہیں
ایک میکینکل

دوسراپروستیھٹک

میکینکل کا مسئلہ یہ ہے کہ ساری زندگی خون پتلا کرنے والی دوا لینی پڑے گی جس کے اپنے مسائل ہیں

پروستھیٹک کا مسئلہ یہ ہے کہ یہ سؤر کی کھال کے ٹِشو سے تیّار کیا جاتا ہے لیکن انسانی دل اور جسم کے ساتھ موافق رہتا ہے اور ڈاکٹر حضرات اس کو ترجیح دیتے ہیں

سوال :
کیا پروستھیٹک والو کا استعمال جائز ہو گا

جزاک

اعجاز عثمان
موبائل نمبر ۰۳۲۱: ۹۲۵۳۲۸۰

Sent from my iPhone

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

واضح رہے کہ عام حالات میں حرام اور ناپاک چیزوں سے علاج کرنا اور کرانا جائز نہیں۔ بلکہ حتی الامکان پاک اور حلال چیزوں سے علاج کرنا ضروری ہے، چنانچہ ہماری معلومات کے مطابق ایسے پروستھیٹک وال بھی دستیاب ہیں جن میں سوّر کی کھال یا اس کے کسی اور جُزء کی آمیزش نہیں ہوتی، بلکہ وہ بیل یا گائے وغیرہ کے اجزاء سے تیار کیے جاتے ہیں، اور ان میں مکینکل والوں کی طرح مسلسل دوائی استعمال کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہوتی لہٰذا اگر دل کے وال تبدیل کرنے کی ضرورت ہو تو پروستھیٹک والوں میں سے حتی الامکان ایسے وال لگانے ضروری ہیں جو سوّر کے اجزاء کی آمیزش سے پاک ہوں، ایسی صورت میں سوّر کے اجزاء کی آمیزش والے پروستھیٹک والوں کا استعمال جائز نہیں ہو گا۔

البتہ اگر کسی جگہ حلال جانور کے اجزاء سے تیار کیے ہوئے پروستھیٹک وال میسر نہ ہوں اور وال نہ لگانے کی وجہ سے جان جانے کا قوی خطرہ ہو یا سخت تکلیف پیش آنے کا یقین یا غالب گمان ہو تو کسی مسلمان، صالح اور ماہر ڈاکٹر کے مشورہ سے سوّر کے اجزاء کی آمیزش والے وال لگانے کی بھی گنجائش ہے۔

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی

فی تکملة فتح الملهم (۳۰۲/۲) ط: دارالعلوم کرتشي

مسئلة التداوي بالمحرم تحت قصة عرينيين-

وأما الحنفية: فقد اختلفت أقوال علماءهم فی المسئلة ، فالمشهور عن أبی حنيفة رحمه الله تعالیٰ أنه لايجوز التداوی بالمحرم ، ويقول الامام السرخسی رحمه الله فی باب الوضوء و الغسل من المبسوط (۱ ، ۵۴) " وعلی قول ابی حنيفة رحمةالله لا يجوز شربه [يعنی بول ما يو كل لحمه] للتداوی و غيره لقوله صلی الله عليه و سلم : ان الله تعالیٰ لم يجعل شفاءكم فيما حرّم عليكم ، وعند محمد يجوز شربه للتداوی و غيره ، لانه طاهر عنده ، و عند ابی يوسف يجوز شربه للتداوی لا غير عملاً بحديث العرنيين " ....و لكن اكثر مشائخ الحنفية افتوا بجواز التداوی بالحرام اذا اخبر طبيب حاذق بان المريض ليس له دواءاخر .... وحاصل ما ذكره أن مشائخ الحنفية أفتوا بقول أبی يوسف رحمه الله تعالیٰ فی جواز التداوی فيما اذا لم يعلم الطبيب له دواءاخر ،ولم اجد: هل اشترط الامام ابو يوسف ذلک فی مذهبه

(جاری ہے ---)

Scanned by CamScanner

اولا، والظاهر مما نقله السرخسی و ابن نجیم انه یری جواز التداوی مطلقاً، ولکن المشائخ انما اختاروا قوله فی صورة خاصة وهی اذا لم یعلم الطبیب دواء سوی ذلک .... واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

الجواب صحیح

مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

١٧/رجب المرجب/١٤٤٠

٢٥/مارچ/2019

شفیق الرحمٰن غفرلہ ولوالدیہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

١٧/رجب المرجب/١٤٤٠

٢٥/مارچ/2019

الجواب صحیح

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفا اللہ عنہ

الجواب صحیح

١٩/٧/١٤٤٠ھ